

مقام صحابہؓ قرآن کریم کی روشنی میں

مولانا شفیق احمد اعظمی

صحابی کی تعریف

علماء متقدمین و متاخرین نے صحابی کی تعریف میں جو کچھ لکھا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر اس صاحب ایمان شخص کو صحابی کہا جائے گا جس نے ایمان کی حالت میں خاتم النبیین محمد عربیؐ سے شرف ملاقات حاصل کیا اور اسی ایمان کے ساتھ وفات پائی، اور ظاہر ہے کہ وہ نابینا حضرات یا صحابہ کے نو مولود بچے جو آنحضرتؐ کی خدمت مبارکہ میں لائے گئے ان سب کو ملاقات حاصل ہے لہذا بلا تردد جماعت صحابہ میں ان کا شمار ہوگا۔

اس طرح کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم کا پاکیزہ گروہ اس زمرہ میں شمار کیا جاتا ہے جس کے بارے میں علماء اہل سنت والجماعت اور ائمہ سلف کا بالاتفاق قول ہے کہ سب کے سب نجوم ہدایت ہیں کیونکہ رسول اللہؐ کا ارشاد ہے:

أَصْحَابِي كَالنَّجْمِ بَأَيْتِهِمْ أَقْتَدُ يَتِمُّ اهْتَدَى يَتِمُّ (ترمذی) گروہ صحابہ کا وجود، رسول اللہؐ کے معجزات میں سے ایک عظیم الشان معجزہ ہے جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب و محبوب ﷺ کے عالمگیر پیغام رسالت کو نقطہ ارضی کے ہر گوشہ تک اس کی حقیقی روح کے ساتھ پھیلا دیا اور اس طرح آنحضرتؐ کا رحمتہ للعالمین ہونا بھی ثابت کر دیا اور وما ارسلناك الا كافيًا للناس (سورہ فاطر: ۲۴) کی تفسیر بھی دنیا کے سامنے پیش کر دی گئی۔

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی پاکیزہ برگزیدہ جماعت کے ذریعہ اسلام کا تعارف بھی کرا دیا گیا اور رسول عربیؐ کی سیرت طیبہ اور سنت کو عام کیا گیا اگر رسول اللہؐ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو الگ رکھ کر ان کو عام انسانوں کی طرح خاطمی و عاصمی تصور کر کے غیر معتبر قرار دیا جائے گا تو اسلام کی پوری عمارت ہی منہدم ہو جائے گی نہ رسول اللہؐ کی رسالت معتبر رہے گی نہ قرآن اور اس کی تفسیر اور حدیث کا اعتبار باقی رہے گا۔ کیونکہ اللہ کے رسول اللہؐ نے جو کچھ من جانب اللہ ہم کو عطا کیا ہے وہ ہم تک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی کی معرفت پہنچا ہے۔ خود معلم انسانیت محمد عربیؐ نے اپنے جاں نثار اطاعت شعرا صحابہ کی تربیت فرمائی تھی۔ صحابہ کرام نے اول اول، زبان رسالت سے آیات اللہ کو ادا ہوتے سنا تھا اور کلام رسول کی سماعت کی تھی پھر دونوں کو دیانت و امانت کے ساتھ اسی لب و لہجہ اور مفہوم و معانی کے ساتھ محفوظ رکھا اور حکم رسول عربیؐ اس کو دوسروں تک پہنچایا کیونکہ حجۃ الوداع کے موقع پر آنحضرتؐ نے ان کو تبلیغ کا مکلف بنایا تھا

بَلَّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً (بخاری و مسلم) میری جانب سے لوگوں کو پہنچا دو اگرچہ ایک آیت ہی ہو۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو در سگاہ نبوت میں حاضری کا مکلف ایک خاص حکم کے ذریعہ بنایا تھا کہ ہر وقت ایک معتد بہ جماعت اللہ کے رسول کی خدمت میں اسلام سیکھنے کیلئے حاضر رہے اس لئے کہ سب کوئی آسمانی حکم اور شریعت کا کوئی قانون عطا کیا جائے، لہذا ایک جماعت کی آپ کی خدمت میں حاضری لازمی تھی اور ان کو بھی حکم تھا کہ جو حضرات خدمت رسالت میں موجود نہیں ہیں ان تک ان نئے احکام اور آیات کو پہنچائیں۔

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنفِرُوا كَآفَّةً فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَ لِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ

إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ (سورۃ توبہ ۱۲۲)

ترجمہ: اور مسلمانوں کو نہیں چاہئے کہ سب کے سب چلے جائیں۔ تو کیوں نہ ہر فرقہ میں سے نکلی ایک جماعت جو مہارت و رسوخ حاصل کرتی دین میں اور تاکہ ڈرائیں اپنی قوم کو جب کہ وہ لوٹ کر آئیں ان کے پاس ہو سکتا ہے کہ وہ ڈریں۔

حقیقت تو یہ ہے کہ صحابہ کرام سے محبت و عقیدت کے بغیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت نہیں ہو سکتی اور صحابہ کرام کی پیروی کئے بغیر آنحضرت ﷺ کی پیروی کا تصور محال ہے۔ کیونکہ صحابہ کرام نے جس انداز میں زندگی گزاری ہے وہ عین اسلام اور اتباع سنت ہے اور ان کے ایمان کے کمال و جمال، عقیدہ کی پختگی، اعمال کی صحت و اچھائی اور صلاح و تقویٰ کی عمدگی کی سند خود رب العالمین نے ان کو عطا کی ہے اور معلم انسانیت ﷺ نے اپنے قول پاک سے اپنے جاں نثاروں کی تعریف و توصیف اور ان کی پیروی کو ہدایت و سعادت قرار دیا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی انسان تھے، ان سے بھی بہت سے مواقع پر بشری تقاضوں کے تحت لغزشیں ہوئی ہیں لیکن لغزشوں، خطاؤں، گناہوں کو معاف کرنے والی ذات اللہ کی ہے۔ اس نے صحابہ کرام کی اضطرابی، اجتہادی خطاؤں کو صرف معاف ہی نہیں کیا بلکہ اس معافی نامہ کو قرآن کریم کی آیات میں نازل فرما کر قیامت تک کیلئے ان نفوس قدسیہ پر تنقید و تبصرہ اور جرح و تعدیل کا دروازہ بند کر دیا۔ اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ ان کے ایمان کی صداقت اور اپنی پسندیدگی کی سند بھی بخشی ہے اس کے بعد بھی اگر کوئی فرد یا جماعت صحابہ کرام پر نقد و تبصرہ کی مرتکب ہوتی ہے تو اس کو علامت حق نے نفس پرست اور گمراہ قرار دیا ہے۔ ایسے افراد اور جماعت سے قطع تعلق ہی میں خیر اور ایمان کی حفاظت ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی پوری جماعت (خواہ کبار صحابہ ہوں یا صغار صحابہ) عدول ہے اس پر ہمارے ائمہ سلف اور علمائے خلف کا یقین و ایمان ہے۔ قرآن کریم میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے متعلق آیات پر ایک نظر ڈالئے پھر ان کے مقام و مرتبہ کی بلندیوں کا اندازہ لگائیے اس کے بعد بھی اگر کسی نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تنقیص کی جرأت کی ہے تو اس کی بدبختی پر کف افسوس ملے۔

صحابہ سراپا ادب اور پیکر تقویٰ تھے

إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ

ماہنامہ ”نقیبِ تم نبوت“ ملتان (اپریل 2018ء)

دین و دانش

وَأَجْرٌ عَظِيمٌ (سورہ الحجرات: ۳)

ترجمہ بیشک جو لوگ اپنی آوازوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پست رکھتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کے قلوب کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کیلئے خالص کر دیا ہے ان لوگوں کیلئے مغفرت اور اجر عظیم ہے۔

کفر و فسق سے محفوظ تھے

وَأَعْلَمُوا أَن فِيكُمْ رَسُولَ اللَّهِ لَوْ يُطِيعُكُمْ فِي كَثِيرٍ مِّنَ الْأَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَّسَهُ فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ أُولَٰئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ (سورہ الحجرات: ۷)

ترجمہ اور جان رکھو کہ تم میں رسول اللہ ﷺ ہیں اگر بہت سے کاموں میں تمہاری بات مان لیا کریں تو تم پر مشکل پڑے لیکن اللہ تعالیٰ نے تم کو ایمان کی محبت دی اور اس کی (تحصیل) کو تمہارے دلوں میں مرغوب کر دیا اور کفر و فسق اور عصیان سے تم کو نفرت دیدی ایسے ہی لوگ اللہ کے فضل اور انعام سے راہ راست پر ہیں۔

عبادت کے خوگر اور رحمدل تھے

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ (سورہ فتح: ۲۹)

ترجمہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے مقابلہ میں تیز ہیں اور آپس میں مہربان ہیں اے خدا طبع تو ان کو دیکھیے گا کہ کبھی رکوع کر رہے ہیں کبھی سجدہ کر رہے ہیں اور اللہ کے فضل اور رضامندی کی جستجو میں لگے ہوئے ہیں ان کی (عبدیت) کے آثار سجدوں کی تاثیر سے ان کے چہروں پر نمایاں ہیں۔

مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحب سورہ فتح کی تفسیر کرتے ہوئے معارف القرآن جلد ۸ میں تحریر کرتے ہیں:

قرآن مجید کی بہت سی آیتوں میں اس کی تصریحات ہیں جن میں چند آیات اسی سورہ میں آچکی ہیں: لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ، اور أَلَزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا، انکے علاوہ بہت سی آیات میں یہ مضمون مذکور ہے، یَوْمَ لَا يُخْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ. وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ اور سورہ حدید میں اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کے بارے میں فرمایا ہے: وَكَوَلَّا وَعَدَلْتُ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ یعنی ان سب سے اللہ تعالیٰ نے حسنیٰ کا وعدہ کیا ہے پھر سورہ انبیاء میں حسنیٰ کے متعلق فرمایا إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَىٰ أُولَٰئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ یعنی جن لوگوں کیلئے ہماری طرف سے حسنیٰ کا فیصلہ پہلے ہو چکا ہے وہ جہنم کی آگ سے دور رکھے

جائیں گے۔

صحابہ پر طعنہ زنی جائز نہیں

امام المفسرین علامہ قرطبی اپنی مشہور و معروف تفسیر قرطبی جلد نمبر ۱۶، ص: ۳۲۲ پر رقم طراز ہیں: یہ جائز نہیں کہ کسی بھی صحابی کی طرف قطعی اور یقینی طور پر غلطی منسوب کی جائے اس لئے کہ ان سب حضرات نے اپنے اپنے طرز عمل میں اجتہاد سے کام لیا تھا اور ان سب کا مقصد اللہ کی خوشنودی تھی یہ سب حضرات ہمارے پیشوا ہیں اور ہمیں حکم ہے ان کے باہمی اختلافات میں کف لسان کریں اور ہمیشہ ان کا ذکر بہتر طریقہ پر کریں، کیونکہ صحابیت بڑی حرمت (وعظمت) کی چیز ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو برا کہنے سے منع فرمایا ہے اور یہ خبر دی ہے کہ اللہ نے انہیں معاف کر رکھا ہے اور ان سے راضی ہے۔ بحوالہ معارف القرآن، ج: ۸۔

ہر مشکل کا حل اتباع صحابہ:

آج ہم مسلمانوں کو عالمگیر سطح پر مشکلات کا سامنا ہے ہر محاذ پر ناکامی اور پسپائی ہے دشمنان اسلام متحد اور اسلام کو مٹانے پر متفق ہیں مسلمانوں پر طرح طرح سے الزامات اور بہتان تراشی ہو رہی، پوری دنیا میں اسلام کی شبیہ کو خراب کرنے اور مسلمانوں کو بدنام کرنے میں میڈیا سرگرم ہے یورپ میں مسلمانوں کے خلاف نفرت کی لہر چل رہی ہے۔ ہم ایک خطرناک اور نازک دور سے گزر رہے ہیں ان حالات میں صحابہ کرام کی مثالی زندگی ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ ان پاکیزہ نفوس کو بھی ان حالات کا سامنا تھا بلکہ بعض اعتبار سے آج کے حالات سے زیادہ خطرناک صورت حال تھی۔ مکہ میں ابتلاؤں آزمائش کے شدید دور سے گذرتے تھے، تعدا بھی کم تھی اور وسائل بھی نہیں، حدیبیہ میں یہودیوں اور منافقوں کی فتنہ انگیزیاں اور سازشیں تھیں، مشرکین مکہ کے حملے اور یہودی قبائل سے لڑائیاں تھیں، پھر دائرہ وسیع ہوا تو قیصر روم اور کسریٰ کے خطرناک عزائم تھے..... ان سب حالات کا مقابلہ صحابہ کرام نے جس حکمت عملی اور صبر و استقامت سے کیا وہی تاریخ ہم کو دہرائی پڑے گی۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم سیرت صحابہ کا مطالعہ کریں ان کو اپنا رہنما و مقتدا جان کر اس محبت و عقیدت سے ان کی پیروی کریں کہ ان کا ہر عمل اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے نزدیک پسندیدہ ہے۔ صحابہ ہمارے لئے معیار حق اور مشعل راہ ہیں ان کی شان میں کسی قسم کی گستاخی گوارا نہیں۔ ان کی عظمت شان کی بلند یوں تک کسی کی رسائی نہیں۔ عصر حاضر میں ان حضرات کی پیروی گذشتہ صدیوں کے مقابلہ میں زیادہ ضروری اور اہم ہے اور کامیابی کا تصور اس کے بغیر ممکن نہیں۔ میں نے چند آیات کے ذکر پر اکتفا کیا ہے ورنہ ان کے علاوہ اور بہت سی آیات میں ان کے فضائل و مناقب بیان کئے گئے ہیں جبکہ کتب احادیث میں مناقب صحابہ ایک مستقل باب ہوتا ہے جس میں انفرادی طور پر کبار صحابہ کے مناقب بھی ہیں اور مجموعی طور پر تمام اصحاب رسول کی عظمت و جلالت کا ذکر بھی ہے۔ (مطبوعہ: ماہنامہ دارالعلوم، دیوبند، مارچ 2010)